Gmail ۵۵۲۲ / ۳۲/۵/۲۰ Darul Ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

(no subject)

huzaifa motiwala <huzaifaayaz610@gmail.com> 11 February 2016 at 21:15
To: Darul Ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

السلام علیکم ! سگریٹ نوشی اور شیشہ پینا کیسا ہے ؟ مفصل جواب دے کر رہنمائی فرمائیں؟؟ جزاکم اللہ خیراً

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ سگریٹ پینا فی نفسہ مباح ہے، لیکن اس کی عادت بنانا مضر صحت ہے، اسلئے اس کی عادت بنانے سے پرہیز کرنا چاہیے، نیز اگر دوسروں کو دھویں اور بدبو کی وجہ سے تکلیف پہنچ رہی ہو تو اس وقت استعمال ناجائز ہے۔

(۲)۔۔۔ شیشہ پینے کی عادت بنانا مضر صحت ہونے کی وجہ سے درست نہیں، لہذا اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، نیز ہماری معلومات کے مطابق حکومت کی طرف سے شیشے پر چونکہ پابندی لگائی گئی ہے، اور اگر حکومت کوئی ایسے مباح اور جائز کام پر پابندی لگائے جس کے ساتھ مملکت یا عوام کی مصلحت وابستہ ہو تو عوام کیلئے شرعاً اس کی پابندی واجب ہوتی ہے، لہذا ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں، اور اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

دار الافتاء

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٤٥٩)

ثم قال شيخنا النجم: والتتن الذي حدث

(قوله والتتن إلخ) أقول: قد اضطربت آراء العلماء فيه، فبعضهم قال بكراهته وبعضهم قال بحرمته، وبعضهم بإباحته، وأفردوه بالتأليف...

قلت: وألف في حله أيضا سيدنا العارف عبد الغني النابلسي رسالة سماها (الصلح بين الإخوان في إباحة شرب الدخان) وتعرض له في كثير من تآليفه الحسان، وأقام الطامة الكبرى على القائل بالحرمة أو بالكراهة فإنهما حكمان شرعيان لا بد لهما من دليل ولا دليل على ذلك فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره، بل ثبت له منافع،فهو داخل تحت قاعدة الأصل في الأشياء الإباحة وأن فرض إضراره للبعض لا يلزم منه تحريمه على كل احد..... فالذي ينبغي للإنسان إذا سئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه أو لا كهذا العبد الضعيف وجميع من في بيته أن يقول هو مباح، لكن رائحته تستكرهها الطباع؛ فهو مكروه طبعا لا شرعا إلى آخر ما أطال به - رحمه الله تعالى -، وهذا الذي يعطيه كلام الشارح هنا حيث أعقب كلام شيخنا النجم بكلام الأشباه وبكلام شيخه العمادي وإن كان في الدر للنتقى جزم بالحرمة، لكن لا لذاته بل لورود النهي السلطاني عن استعماله.

رد المحتار (٦/٤٦٠)

(قوله فيفهم منه حكم النبات) وهو الإباحة على المختار أو التوقف. وفيه إشارة إلى عدم تسليم إسكاره وتفتيره وإضراره، وإلا لم يصح إدخاله تحت القاعدة المذكورة ولذا أمر بالتنبه.................... والله تعالی اعلم

الجواب حق

محمد عبد المنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/رجب/۱۴۳۷ھ

۳۰/اپریل/۲۰۱۶ء

عادل

عادل شاہ ترمذی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/رجب/۱۴۳۷ھ

۳۰/اپریل/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

۲۵/۷/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۶/۷/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۲۵ رجب ۱۴۳۷ھ

دار الافتاء

10287